رسائل و مسائل حصہ اول کے ایک مضمون سے متعلق

ایک ضروری استدراک

(ہمیں مولانا مودودی کی جانب سے جیل کی سنسر شدہ مندرجہ ذیل تحریر وصول ہوئی ہے۔ آپ کے حسب ہدایت اسے "ترجمان" میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ جن اصحاب کے پاس یہ کتاب ہو، وہ عبارتیں تبدیل کرلیں۔ انشاء اللہ طبع سوم میں اصل کتاب کے اندر بھی یہ اصلاحات کردی جائیں گی)

ایک دوست نے مجھے رسائل و مسائل حصہ اول کے مضمون "تحقیق حدیث دجال" کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس کے بعض الفاظ اور فقروں سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا پہلو نکلتا ہے۔

معاذ اللہ، کیا کوئی مسلمان اس بارگاہ میں گستاخی کا کبھی خیال بھی کرسکتا ہے؟ اور اگر کرے تو ایک لمحہ کے لیے بھی دائرۂ ایمان میں رہ سکتا ہے؟ میرے کسی دینی بھائی کو یہ سوء ظن تو مجھ سے نہ کرنا چاہیے کہ میں کبھی اس کفر سے بھی ملوث ہوسکتا ہوں البتہ یہ ممکن ہے کہ کسی مسئلے کے بیان میں ایک طرز تعبیر میرے نزدیک حدود شرع و ادب کے اندر ہو اور دوسرا اس میں کوئی تجاوز محسوس کرے میں نے اس مضمون میں جو کچھ لکھا تھا پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ یہی سمجھتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ حد شرع و ادب کے اندر ہے اور اب بھی، اپنے دوست کے توجہ دلانے کے بعد، کافی غور کرنے پر بھی میں اس میں کوئی تجاوز محسوس نہیں کرسکا ہوں۔ تاہم یہ معلوم ہوجانے کے بعد کہ کوئی شخص اس میں تجاوز محسوس کرسکتا ہے میں ان عبارتوں کو بدل دینا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں تاکہ کسی غلط فہمی کی گنجائش باقی نہ رہے۔

صفحہ ۵۵۔ سطر ۸ تا ۱۰ کی عبارت اس طرح بدل دی جائے:

"ان امور کے متعلق جو مختلف باتیں حضور سے احادیث میں منقول ہیں ان کا اختلاف مضمون خود بھی یہ ظاہر کرتا ہے، اور حضور کے طرز کلام سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ وہ آپ نے بربنائے وحی نہیں بلکہ بربنائے ظن و قیاس ارشاد فرمائی ہیں۔"

صفحہ ۵۶۔ سطر ۵ تا ۱۱ کی عبارت یوں لکھی جائے:

ان مختلف روایات پر جو شخص بھی مجموعی نظر ڈالے گا وہ اگر علم حدیث اور اصول دین سے کوئی مس رکھتا ہو تو اسے یہ سمجھنے میں کوئی زحمت پیش نہ آئے گی کہ اس معاملے میں حضور کے ارشادات دو اجزاء پر مشتمل ہیں۔ پہلا جزء یہ کہ دجال آئے گا، ان اوصاف کا حامل ہوگا، اور یہ یہ فتنے برپا کرے گا۔ یہ بالکل یقینی خبریں ہیں جو آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہیں۔ ان میں کوئی روایت دوسری روایت سے مختلف نہیں ہے۔ دوسرا جزء یہ کہ دجال کب اور کہاں ظاہر ہوگا اور وہ کون شخص ہے۔ اس میں نہ صرف یہ کہ روایات مختلف ہیں، بلکہ اکثر روایات میں شک (باقی صفحہ ۷۸)